© rasailojaraid.com

اجتماعی عبادات اور معاملات میں اپنے آپ کو دوسروں سے الگ تھلگ رکھنا مناسب نہیں سمجھتا تھا۔ یہی تابعین اور محدثین کا بھی طرزِ عمل رہا ہے۔ کیونکہ سلف صالحین جانتے تھے کہ جس طرح حق کی تلاش اور اس کی قبولیت فرض ہے، اسی طرح بلکہ بعض معاملات میں اس سے بھی بڑھ کر امت کا اتفاق قائم رکھنا ناگزیر اور لازم ہے۔ اللہ پاک نے جہاں اہل اسلام کو ہر حال میں اسلامی تعلیمات پر کاربند رہنے کا حکم دیا ہے، وہاں امت اسلامیہ کو اس بات کا بھی پابند کیا ہے کہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ مربوط رہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک خصوصی وعظ میں ارشاد فرمایا: ''أوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعة وإن كان عبدا حبشيا'' [أبو داؤد سنة ٦ ٥/١٣ ترمذی علم ١٦ وقال: حسن صحيح، ٥/٤٣، دارمی مقدمة ١٦ أحمد ٤/١٢٦ عن العرباض] ''میں تمہیں ہر دم اللہ کا تقوی اختیار کرنے اور اپنے (شرعی امیر کا حکم) سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں، اگرچہ امیر کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔'' دراصل اطاعت تو اللہ پاک اور اس کے پیغمبر ﷺ کی ہے، اگرچہ شرعی اصولوں کے خلاف کوئی غلام' آزاد لوگوں پر حکم چلائے یا کوئی عجمی' عرب والوں پر حکمرانی کرنے لگے۔

حیران کن

۱۔ ناشپاتی کا درخت تقریباً ۳۰۰ سال تک پھل دینے کے قابل ہوتا ہے۔

۲۔ ایک عام پنسل سے تقریباً پچاس ہزار الفاظ لکھے جا سکتے ہیں۔

۳۔ گوبھی وہ پھول ہے جو کھایا جاتا ہے سونگھا نہیں۔

۴۔ ٹماٹر پھل بھی ہے اور سبزی بھی۔ (سائنسدانوں کے نزدیک پھل اور عوام کے نزدیک سبزی ہے۔)

۵۔ کیلے کے درخت میں لکڑی نہیں ہوتی۔

۶۔ ہاتھی کی سونڈ میں ہڈی نہیں ہوتی۔

۸۔ مینڈک ناک کے علاوہ جلد سے بھی سانس لیتا ہے۔

۹۔ مکڑی کی آٹھ آنکھیں اور آٹھ ٹانگیں ہوتی ہیں۔

۱۰۔ کیکڑے کے دانت منہ کے بجائے پیٹ میں ہوتے ہیں۔

(معلومات عامہ از ناصر نقوی) — مرسلہ: عمار سالک گیوی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسلامی اخوت ومودت: (۱)

صحابہ واہل بیت کی باہمی محبت

عبدالرحیم روزی

اہل بیت نبوی اور صحابہ کرام کے مابین سچی دینی اخوت، گہرے تعلقات اور مضبوط روابط استوار تھے۔ یہ دونوں جماعتیں ایک دوسرے کی فضیلت ومنقبت کی قائل تھیں۔ آپس میں غیر معمولی عزت وتوقیر کرتے اور رحماء بینھم اور شیر وشکر کے بے مثال عملی نمونے تھے۔

اہل بیت نبی کی زبانی صحابہ کرام کی شان میں محبت وعقیدت بھری مدح وثناء کو دیکھ کر یقین آتا ہے کہ یہی ان عظیم ہستیوں کے مقام ومرتبہ کے شایان شان بڑا پاکیزہ کلام ہے جو قرآن کریم حدیث مبارکہ کی تصریحات اور عقل سلیم کے عین مطابق ہے۔ "کلام الملوک ملوک الکلام" کے مصداق یہی پاکیزہ نفوس ہیں کوئی منافق ہی اہلبیت عظام اور صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کرسکتا ہے اور انہیں سفہاء' (بے وقوف) قرار دے سکتا ہے۔ (البقرۃ:۱۳) جسے اللہ تعالی نے قرآن مجید کے شروع میں ہی بیان کیا ہے۔

جناب علی رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام: جناب امیر المؤمنین علی مرتضیٰ سے صحابہ کرام کے وصف میں جس قدر مناقب منقول ہیں شاید کسی اور صحابی سے نہ ہو۔ جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

۱۔ جناب علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے واقعے میں فرمایا: "**انہ قد شھد بدراً وما یدریک لعل اللہ ان یکون قد اطلع علی اھل بدر فقال: اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم**" وہ غزوہ بدر میں شریک ہو چکا ہے اور (عمرؓ) تجھے کیا معلوم کہ اللہ تعالی نے اہل بدر کی طرف جھانکا ہوا اور فرمایا ہو کہ "تم جو چاہو عمل کرو میں نے تمہیں سند معافی عطا کردی۔" (**علامہ طبرسی: تفسیر مجمع البیان**) یہ اس مضمون کے عین مطابق ہے جو اہل السنۃ والجماعۃ کی تمام کتب احادیث میں منقول ہے۔ (**صحیح بخاری کتاب الجہاد باب الجاسوس حدیث نمبر ۳۰۰۷، بحار الانوار ۲۱/ ۹۲، شرح نہج البلاغۃ ۱۷/ ۸۹ دیکھیے ماقالہ الثقلان فی أولیاء الرحمن ۴۴**)

۲۔ انصار کے بارے میں ارشاد فرمایا: (**ھم واللہ ربوا الاسلام کما یربی الفلو مع غناء ھم**

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بأیدیھم السباط والسنتھم السلاط) ''اللہ کی قسم! انہوں نے اپنی خوشحالی سے کریم ہاتھوں اور تیز زبانوں کے ساتھ نونہال اسلام کی اس طرح پرورش کی جس طرح یکسالہ بچھیرے کو پالا پوسا جاتا ہے۔ (نہج البلاغۃ ۹۵۳ مکتوب ۶۵ ۴) یہ سورہ حشر آیت ۸۔۱۰ کے مضمون کی مکمل عکاسی کرتا ہے۔

۳۔ آیت ﴿کنتم خیر امۃ اخرجت للناس﴾ کی تفسیر اور خیر امۃ کے تعین کے بارے میں فرمایا کہ ''اس سے مراد صحابہ کرام ہے'' (احتجاج طبرسی ۲۰۲ عن ائمۃ اھل البیت)

۴۔ آپ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (انما مثل اصحابی فیکم کالنجوم واختلاف اصحابی لکم رحمۃ) ''کہ تم میں میرے صحابہ کی مثال ستاروں کی ہے (کہ جس کی پیروی کرو گے صحیح راستہ پاؤ گے۔) اور میرے اصحاب کا اختلاف تمہارے لیے باعث رحمت ہے'' (الصدوق فی معانی الاخبار عن ابی عبداللہ عن آباءہ علیھم السلام) یہی حدیث اس عبارت کے ساتھ اہلسنت کی کتابوں میں بھی موجود ہے۔

۵۔ آپ نے صحابہ کرام کے تفقہ فی الدین، فہم قرآن، احیائے سنت مطہرہ و دیگر اوصاف جلیلہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا: (أوہ علی اخوانی الذین تلوا القرآن فاحکموہ وتدبروا الفرض فأقاموہ وأحیوا السنۃ وأماتوا البدعۃ، دعوا للجھاد فأجابوا، ووثقوا بالقائد فاتبعوہ) ''آہ! میرے وہ بھائی جنہوں نے قرآن کو پڑھا تو اس پر ایمان و عمل میں پختگی حاصل کی، فرائض میں غور کیا تو اسے ادا کیا، سنت کو زندہ کیا اور بدعت کو موت کے گھاٹ اتارا، جہاد کے لیے بلاوا آ گیا تو انہوں نے لبیک کہی اور اپنے پیشوا پر یقین کامل کے ساتھ بھروسہ کیا تو اس کی پیروی بھی کی۔ (نہج البلاغۃ خطبہ ۱۸۰، تراث ۱۵)

یہ وہ عظیم الشان صفات ہیں جن کے ساتھ قرآن کریم میں جگہ جگہ صحابہ کرام کو متصف کیا گیا ہے۔ اللھم اجعلنا منھم

۶۔ آپ رضی اللہ عنہ سے واقعہ تحکیم پر جارحانہ سوال کرنے دکھ بھرے لہجے میں اس قسم کے شیعان کا ایک ایک گستاخانہ وصف گنتے ہوئے فرمایا:

میں تم سے اپنا علاج چاہتا ہوں لیکن تم ہی میرا مرض نکلے جیسے کانٹے کو کانٹے کی مدد سے نکالنے والا وہ جانتا ہے کہ یہ بھی اس کی طرف چبھے گا۔ الٰہی! اس موذی مرض سے چارہ گر عاجز آ گئے ہیں۔ اور اس کنوئیں کی رسیاں کھینچنے والے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تھک کر بیٹھ گئے ہیں۔'' پھر صحابہ کرام کی منقبت اور ان کی ایک ایک صفت گنتے ہوئے فرمایا (این القوم الذین دعوا الی الله فقبلوه وقرء وا القرآن فأحكموه وهيجوا الى القتال فولهوا وله اللقاح الى اولادها، وسلبوا السيوف أغمادها، وأخذوا بأطراف الارض زحفا زحفا وصفا صفا) ''وہ لوگ کہاں ہیں جنہیں اسلام کی طرف دعوت دی گئی تو انہوں نے اسے قبول کرلیا اور قرآن کو پڑھا تو اس پر عمل بھی کیا، جہاد کے لیے انہیں ابھارا گیا تو اس طرح شوق سے بڑھے جیسے دودھیل اونٹنیاں اپنے بچوں کی طرف وارفتگی سے لپکتی ہیں، انہوں نے تلواروں کو نیاموں سے نکالا اور دستہ بدستہ اور صف بصف بڑھتے ہوئے زمین کے اطراف پر قابو پالیا،، (نهج البلاغة خطبه ۱۱۹ صفحه ۳۳۶، اماميه كتب خانه مغل حويلى اندرون موچى دروازه لاهور)

ان الفاظ سے بڑھ کر اصحاب کرام کی اور کیا توصیف ومنقبت ہوسکتی ہے۔ یہ وہ اوصاف ہیں جو قرآن کریم میں بکثرت مقامات پر متعدد الفاظ کے ساتھ وارد ہوئے ہیں. مثلا ﴿محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم، تراهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من الله ورضوانا سيماهم فى وجوههم من اثر السجود﴾ (الفتح: ۲۹) ﴿للفقراء الذين اخرجوا من ديارهم وأموالهم يبتغون فضلا من الله ورضوانا وينصرون الله ورسوله اولئک هم الصادقون ۞ والذين تبوؤا الدار والايمان من قبلهم يحبون من هاجر اليهم ولا يجدون فى صدورهم حاجة مما اوتوا ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة﴾ (الحشر: ۸، ۹) ﴿يحسبهم الجاهل اغنياء من التعفف تعرفهم بسيماهم﴾ (البقرة: ۲۷۳) ﴿الذين استجابوا لله والرسول من بعد ما أصابهم القرح﴾ (آل عمران: ۱۷۲. ۱۷۴) ﴿لكن الرسول والذين آمنوا معه جاهدوا بأموالهم وانفسهم﴾ (التوبة: ۸۶. ۸۹) ﴿الذين ان مكناهم فى الارض اقاموا الصلاة وآتوا الزكاة وأمروا بالمعروف ونهوا عن المنكر ولله عاقبة الامور﴾ (الحج: ۳۹. ۴۱) ﴿من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا تبديلا﴾ (الاحزاب: ۲۳) ﴿لقد رضى الله عن المؤمنين اذ يبايعونک تحت الشجرة فعلم مافى قلوبهم﴾ (الفتح: ۱۸. ۱۹)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا یہ کلام صحابہ کرام کے علاوہ کسی اور پر کسی بھی صورت صادق نہیں آتا! اور نہ صحابہ کرام کے

© rasailojaraid.com